رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۱ امان ۱۳۲۷ ہش | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۷ ھ | ۱۱ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۵۳

احباب چوہدری غلام رسول صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

چوہدری غلام رسول صاحب واقف زندگی جو ارجنٹائن میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے جا رہے تھے لنڈن میں بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ ان کا اپریشن بخیریت اور کامیاب ہو۔

کنٹرول مزید ایک سال کیلئے قائم رہیگا۔

کنٹرول مزید ایک سال تک برقرار رہے گا۔

پاکستان پارلیمنٹ کا فیصلہ

کراچی ۱۰ مارچ۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر تجارت کی ایک قرارداد پر آراء شماری کی گئی جس کے حق میں ۱۹ آراء تھیں۔ اور مخالف ۲۔ کثرت آراء کی وجہ سے قرارداد پاس ہو گئی۔ اس میں سوتی اون اور اس کی مصنوعات۔ کاغذ۔ خوردنی اشیاء، پٹرول، مشینری کے فاضل پرزے۔ کوئلہ۔ لوہا وغیرہ پر مزید ایک سال کے لئے کنٹرول برقرار رکھنے کی حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی تھی۔ اس کا نفاذ یکم اپریل سے ہو گا۔ اس کے علاوہ پارلیمنٹ نے منتخب ۵ ممبران کی سٹینڈنگ کمیٹی کے لئے انتخاب کے اصول کو تسلیم کر لیا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۵ ممبروں کی سٹینڈنگ کمیٹیاں مواصلات۔ تجارت صنعت و حرفت۔ انخلاء آبادی اور آبادکاری۔ خوراک وزراعت اور صحت کی وزارتوں کو مشورہ دینے کے لئے منتخب کی جائینگی۔

وزیر مالیات کا ایک بل جس میں ۱۹۲۲ء کے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ اور ۱۹۴۰ء کے زائد منافع پر ٹیکس ایکٹ

(باقی صفحہ ۸ کالم ۲)

پاکستان میں فولاد کی سپلائی کی بہتر حالت

کراچی ۹ مارچ۔ غیر ملکوں سے فولاد آ جانے کی وجہ سے پاکستان کی دشواریاں بہت کم ہو جائیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فولاد حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے جس کی موجودہ صنعتی سکیموں کے لئے سخت ضرورت ہے۔ برطانیہ اور امریکہ میں پاکستانی افسروں سے کہا گیا ہے کہ وہ حصول فولاد کے لئے کوشش کریں۔ پاکستان کی ضروریات کا تخمینہ ۳ لاکھ ٹن ہے۔ بلجیم سے ۴ ہزار ٹن تیار فولاد یہاں پہنچ چکا ہے اور ہند کے وعدہ کے مطابق ۶ ہزار ٹن فولاد پہنچنے سے صورت حال اور بہتر ہو جائے گی۔ (اسٹار)

سب انسپکٹر پولیس پر ایک پٹھان کا حملہ

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج لاہور ضلع کچہری میں محمد اکبر خان سب انسپکٹر پولیس پر ایک پٹھان نے حملہ کر کے دو گہرے زخم لگا دیئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم کسی مقدمہ میں ماخوذ تھا۔ محمد اکبر خان نے عدالت میں اس پر کچھ جرح کی جس پر اسے طیش آ گیا۔ اور محمد اکبر خان پر حملہ کر دیا۔ (اورینٹ)

—— لیک سکسیس ۹ مارچ۔ اسٹار کے نامہ نگار خصوصی مقیم لیک سکسیس نے اطلاع دی ہے کہ آج روسی نمائندے کے دفتر میں جو پانچ طاقتوں کے مابین تبادلہ خیالات ہوا ہے۔ وہ صحیح معنوں میں روس اور امریکہ کی کانفرنس تھی جو اس لئے منعقد ہوئی تھی۔ کہ تقسیم پر کسطرح عمل درآمد کیا جائے۔ فلسطین کے متعلق نئے سمجھوتے کی بات چیت بھی ہوئی۔ (اسٹار)

کشمیر کے بارے میں امن کونسل کے آئندہ رویہ کے متعلق

رائیٹر کے نامہ نگار کی اپنی قیاس آرائی

لیک سکسیس ۱۰ مارچ۔ رات کا نامہ نگار آج رات منعقد ہونے والی امن کونسل کے اجلاس کے متعلق قیاس آرائی کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کشمیر کے بارے میں اپنے نظریات پر بدستور قائم ہیں۔ اور ان میں کسی تبدیلی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہندوستانی حلقوں کا بیان ہے کہ پنڈت نہرو سے تازہ ہدایات حاصل کر لینے کے بعد ان کا کیس مضبوط ہو گیا ہے۔ جس طریق پر انہوں نے پہلے کیس پیش کیا تھا۔ مسٹر آئنگر اب بھی اس طریق کو نبھانا چاہتے ہیں۔ اور اس میں تبدیلی کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ نیز خیال

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴)

برما کا تجارتی وفد کراچی میں

کراچی ۱۰ مارچ۔ حکومت برما کا ایک تجارتی وفد آج کراچی پہنچ گیا۔ جو حکومت پاکستان کے نمائندگان کے ساتھ تجارت کے متعلق گفت و شنید کرے گا۔ امید ہے کہ کراچی میں وفد کا قیام تین روز تک رہے گا۔ وفد دہلی بھی گیا تھا جہاں پنڈت نہرو اور دوسرے عمائدین سے اس نے ملاقات کی۔ روانگی سے قبل وفد کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا کہ برما ہندوستان سے سوتی کپڑا وغیرہ کا خواہاں ہے جس کے بدلہ میں وہ ہندوستان کو چاول۔ ربڑ اور تیل دے سکتا ہے۔ (اے پ)

مالی ذرائع تلاش کرنے کی کوشش

لاہور ۱۰ مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب کی طرف سے ایک کمیٹی معرض وجود میں لائی گئی ہے۔ اس کمیٹی کا کام حکومت مغربی پنجاب کے لئے آمدن کے نئے ذرائع اور وسائل تلاش کرنا ہے۔ خیال ہے کہ وہ آمدن بڑھانے کے لئے متمول اشخاص پر محصول لگانے کی بھی سفارش کریگی۔

سرحد پاکستان پر حملہ

لاہور ۱۱ مارچ۔ آج صبح غیر مسلموں کے ایک جتھہ نے ہندوستانی فوج کی معیت میں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں پر آتشباری کی۔ جس کے جواب میں سرحدی پولیس نے بھی آتشباری کی۔ اور دشمن کے تین آدمی مجروح اور ایک ہلاک کر دیا۔

—— کلکتہ ۸ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں ہندی مفادات کے لئے حکومت ہند ایک تجارتی کمشنر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

چیکوسلواکیہ کے وزیر خارجہ نے خودکشی کر لی

لنڈن ۱۰ مارچ۔ "ڈیک نیوز ایجنسی" نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ چیکوسلواکیہ کی نئی حکومت کے وزیر خارجہ ایم مسارک نے خودکشی کر لی ہے۔ پراگ میں وزارت خارجہ نے اس خبر کی نہ اب تک تصدیق کی ہے۔ اور نہ تردید۔ امید ہے جلدی اس بارے میں وزارت خارجہ کی طرف سے ایک سرکاری بیان جاری کیا جائیگا۔ (رائیٹر)

فلسطین میں یہودیوں کی انقلابی سکیم

لنڈن ۹ مارچ۔ بیت المقدس میں اخباری نمائندے فلسطین میں یہودیوں کے انقلاب برپا کر دینے کے امکان کی اطلاع دے رہے ہیں۔ وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ چونکہ یہودیوں کو اب اقوام متحدہ سے کوئی امید نہیں رہی۔ اور چونکہ انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب تقسیم کے امکانات مکمل طور پر ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہودی مستقبل قریب ہی میں کوئی سخت اقدام اٹھا سکتے ہیں۔ (اسٹار)

عرب کمیشن تقسیم کا نفاذ نہ ہونے دیگا

لنڈن ۹ مارچ۔ مشہور کارٹون نگار لو نے لنڈن کے اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" میں ایک کارٹون بنایا ہے جس میں بہت طنزیہ انداز میں دکھایا گیا ہے کہ ایک جانب تقسیم کے نفاذ کے لئے اقوام متحدہ کا کمیشن ہے۔ جو صرف تین آدمیوں پر مشتمل ہے۔ اور وہ فلسطین کے ریگزار میں بڑی دشواری سے چل رہا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں عرب فوجوں کا ایک عظیم الشان کارواں ہے جس پر تقسیم کے نفاذ کو روکنے کے لئے عربی کمیشن تحریر ہے (اسٹار)

برما اور سیلون کے لئے مبارکباد کے ریزولیوشنز

کراچی ۱۰ مارچ۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کی میٹنگ میں متفقہ طور پر دو ریزولیشنز پاس ہوئے جن میں برما اور سیلون کو آزادی حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی گئی۔ (اے پ)

ڈاکٹر زاہد حسین اپنے عہدے پر بدستور قائم رہینگے

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر زاہد حسین کے سکرٹری نے اسٹار کے نمائندے کو بتایا کہ یہ خبر غلط ہے کہ ڈاکٹر زاہد حسین کو وزارت اقتصادیات کا چارج دینے کے لئے واپس کراچی بلایا جا رہا ہے۔ سیکرٹری نے مزید بتایا کہ جب ڈاکٹر صاحب کی توجہ اس خبر کی طرف دلائی گئی۔ تو انہوں نے مجھے اس کی تردید کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (اسٹار)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

سندھ سے کئی پناہ گزیں واپس آگئے

لاہور ۱۰ مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب کے ایک افسر نے جو لاہور سے ۴ فروری کو جانے والی پناہ گزینوں کی اسپیشل کے ساتھ گیا تھا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو بتایا کہ جب گاڑی ٹنڈو ریلوے سٹیشن (ضلع میر پور خاص) پر پہنچی تو اسٹیشن پر حکومت سندھ کا کوئی ذمہ وار افسر موجود نہ تھا۔ افسر مذکور نے بتایا کہ وہاں پناہ گزینوں کے لئے نہ کھانے کا کوئی انتظام تھا اور نہ ٹھہرانے کا۔ ایک متروک بارک میں بمشکل تمام چار پانچ سو افراد کو ٹھہرایا گیا۔ اس بد انتظامی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی پناہ گزین جن کو سندھ لے جایا گیا تھا۔ واپس والٹن کیمپ میں آگئے ہیں۔

بڑی بڑی مشینوں کی نمائش

لنڈن (ہوائی ڈاک سے) سٹار کی ایک اطلاع ہے کہ اس موسم گرما میں اولیمپیا میں ان بڑی بڑی مشینوں کی نمائش کی جائیگی۔ جن کے ذریعہ مصنوعات کی پیداوار کی لڑائی جیتی جارہی ہے۔ اس نمائش میں ایک سو کے قریب فرمیں اپنی مصنوعات دکھائیں گی۔ (ب اس)

مطالبات منوانے کیلئے ہڑتال

کراچی ۱۰ مارچ۔ حکومت پاکستان کے کنٹرولر پرنٹنگ اینڈ سٹیشنری کے دفتر میں چند خالی آسامیوں پر باہر کے لوگوں کو تعینات کر دینے کی وجہ سے سٹاف نے احتجاج کے طور پر سٹرائیک کر دی ہے۔ سٹاف کا مطالبہ ہے کہ ان خالی آسامیوں کو موجودہ سٹاف میں سے ہی ترقی دے کر پُر کیا جانا چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ معاملہ افسر متعلقہ کی طرف بھیجدیا ہے۔ جس کا ذاتی خیال ہے کہ خالی اسامیوں میں سے ۵۰ فیصدی سٹاف میں سے ترقی دے کر پُر کی جانی چاہئیں۔ توقع ہے کہ یہ معاملہ جلد ہی رفع دفع ہو جائیگا۔ (اورینٹ)

سیوا سنگھی ڈاکو مسلمانوں کے لباس میں

حیدر آباد ۱۰ مارچ۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے کچھ رضا کاروں نے مسلمانوں کے لباس میں نگلونڈا ضلع کے ایک گاؤں پر حملہ کر کے کئی گھروں کو لوٹ لیا۔ گوپال راؤ نامی نے نقدی دینے سے انکار کیا۔ اس پر ان لوگوں نے اس کو سخت اذیت دی اور سونا چاندی کے علاوہ کئی ہزار روپیہ اس سے چھین لیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس فوراً واقعہ واردات پر پہنچ گئی اور کچھ حملہ آوروں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ ان سے معلوم ہوا کہ وہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے ممبر ہیں اور ہندوستانی علاقہ سے اس غرض سے آئے ہیں۔ کہ ریاست میں فرقہ وارانہ فساد پیدا کریں۔ (ا۔ پی۔ آئی)

—— کلکتہ ۱۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند پاکستان میں ایک تجارتی کمشنر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے جو پاکستان میں ہندی مفادات کی نگرانی کرے اور پاکستان کے مابین تعلقات قائم کرے گا۔ (اسٹار)

فن لینڈ میں روسی معاہدہ کے خلاف عام احتجاج کا امکان

ہلسنگی ۱۰ مارچ فن لینڈ نے روس کے ساتھ فوجی اور باہمی امداد و تعاون کا معاہدہ کرنے کے لئے ایک وفد ماسکو بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ تازہ اطلاع ہے کہ اس وفد کی قیادت فن لینڈ کے وزیر اعظم ایم۔ ہانو پکالا کریں گے۔ دو ماہرین اقتصادیات کو بھی وفد میں شامل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک بنک آف فن لینڈ کے صدر ہیں۔ اور دوسرے وڈ انڈسٹریز ایسوسی ایشن کے چیرمین ہیں۔ فوجی ماہرین کی ایک پارٹی بھی فن لینڈ کے کمانڈر انچیف کی قیادت میں وفد کے ہمراہ ہوگی اگرچہ روانگی کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے۔ لیکن خیال ہے کہ وفد جلد ہی روانہ ہو جائے گا۔ کیونکہ روسی سفارتخانے میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ فن لینڈ گفت و شنید کرنے میں خواہ مخواہ التوا سے کام لے رہا ہے۔ اگرچہ وفد کو معاہدہ کرنے کے لئے وسیع اختیارات دیدئے گئے ہیں۔ لیکن آخری منظوری کے لئے فن لینڈ کی پارلیمنٹ میں اس کا پیش ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ معاہدہ کی گفت و شنید کے لئے ماسکو کو مقرر کرنا ایک خاص وجہ کی بنا ہے۔ اگر فن لینڈ میں گفت و شنید کی جاتی تو پبلک کی طرف سے عام مخالفت کا خطرہ تھا۔ لیکن ماسکو کے متعلق یہ خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ روس اپنی مان مانی چلا کر مفید مطلب معاہدہ کے لئے مجبور کریگا۔ (رائٹر)

برطانیہ نے مغربی یورپی یونین کے معاہدے میں ترمیم پیش کر دی

برسلز ۱۰ مارچ مغربی یورپ کے پانچ ممالک کی نمائندہ کانفرنس کا ایک اجلاس بلجیم کے نمائندے وان لگن ہوور کی صدارت میں آج پھر منعقد ہوا۔ کل کے اجلاس میں برطانیہ فرانس ہالینڈ بلجیم اور لکسمبرگ کی طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جس کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا۔ کہ وہ مغربی یورپ کی مجوزہ یونین کے لئے معاہدہ کا مجوزہ تیار کرے۔ اس کمیٹی نے باتفاق رائے معاشی امور کے متعلق سات نکات کا مسودہ تیار کیا تھا۔ آج کی نمائندہ کانفرنس میں ان نکات پر غور کیا گیا۔ مزید برآں برطانوی نمائندے سر جارج رینڈلم مغربی یورپ کی مجوزہ یونین کے معاہدے میں ایک ترمیم پیش کی۔ اس ترمیم کو فرانس کی حمایت حاصل ہے۔ کانفرنس کے صدر نے پریس کو بیان دیتے ہوئے بتایا۔ کہ برطانوی ترمیم معاہدہ کے معاشی سیاسی اور تمدنی پہلوؤں پر اثر انداز ہوگی۔ بہرحال یہ ترمیم متعلقہ ممالک کو ان کی آراء حاصل کرنے کے لئے ارسال کی جارہی ہے۔ (رائٹر)

امریکہ کی صدارت کے عہدے کیلئے ایک نئے امیدوار کا اعلان

ٹوکیو ۱۰ مارچ۔ یہاں یہ خبر عام پھیلی ہوئی ہے کہ جنرل میکارتھر امریکہ کی صدارت کے لئے الیکشن لڑینگے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جنرل میکارتھر نے اس بارے میں رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ چنانچہ یہاں اخباروں میں اس خبر کو بہت اہمیت دی جارہی ہے اور عام خیال یہی پایا جاتا ہے کہ اگر جنرل میکارتھر کامیاب ہوگئے۔ تو جاپان کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ (رائٹر)

—— امرتسر ۹ مارچ شیخ محمد عبداللہ نے کہا کہ کشمیر اپنی قسمت ہندوستان سے وابستہ کر چکا ہے۔ یہ دونوں اکٹھے ہی جیئنگے اور اکٹھے ہی مرینگے میں کشمیری عوام کی ترجمانی کر رہا ہوں کشمیر کی ۹۰ فیصدی تجارت امرتسر کے ساتھ ہے۔ شیخ عبداللہ نے کہا کٹھوعہ اور جموں کے درمیان سڑک دو ماہ کے

لیبیا کا مستقبل

اٹلی نے لیبیا کے لئے ٹرسٹی شپ کو منظور کر لیا ہے۔ اعلان کیا ہے کہ اسے کامل آزادی کے حصول کے لئے تیار کیا جائے گا۔ (رائٹر)

اینگلو شرق اردن کے معاہدہ ۱۹۴۶ء پر نظر ثانی

لندن میں گفت و شنید از سر نو شروع ہوگئی

لنڈن ۱۰ فروری وزارت خارجہ کا اعلان مظہر ہے کہ "اینگلو شرق اردن معاہدہ ۱۹۴۶ء" پر نظر ثانی کرنے کے لئے شرق اردن کے دارالحکومت اماں میں گفت و شنید شروع ہوگئی ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اگلے ہفتے تک نیا معاہدہ ضبط تحریر میں آجائے گا۔ ۱۹۴۶ء کے معاہدہ کی رو سے شرق اردن کو ایک آزاد و خود مختار حکومت تسلیم کیا گیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ مفاہمت بھی ہوئی تھی کہ برطانوی فوجوں کے علاوہ باقی کسی بیرونی فوج کو شرق اردن میں ٹھہرنے کی اجازت نہ دی جائیگی شرق اردن کی مشہور عرب فوج کا مستقبل نظر ثانی کے وقت ضرور زیر بحث آئے گا۔ یہ فوج انگریزی افسروں پر مشتمل ہے۔ اور اس پر برطانیہ کو دس لاکھ پونڈ سالانہ خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔ معاہدہ پر نظر ثانی کے لئے گذشتہ ماہ لنڈن میں گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ لیکن شرق اردن کا وفد عبداللہ والئ شرق اردن سے مشورہ کرنے کے لئے واپس چلا آیا تھا۔ (رائٹر)

[illegible]م کرنے کے لئے بعض نئے ٹیکس لگائے جائیں گے۔ جملہ منتخب اشیاء پر بھاری ٹیکس لگائے جائیں گے۔ (ا۔پ)

صوبہ میں دودھ کی کمی جلد دور ہو جائیگی

لاہور ۱۰ مارچ ایک غیر سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ مغربی پنجاب میں ڈیریوں کی تعداد اب ۳۰ تک کر دی جائے گی۔ تا ۱۱۳۶۲۷۰۳ من سالانہ دودھ کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔ اسوقت صوبہ میں دودھ دینے والے کل جانوروں کی تعداد ۲۸۶۷۱۷۱ ہے جن سے سالانہ ۸۳۳۰۹۱۶ من دودھ حاصل ہوتا ہے۔ اس میں سے ۷۷ فی صدی یا ۶۴۳۱۸۰۵ من سے گھی مکھن وغیرہ نکال لیا جاتا ہے۔ اور دیگر ضروریات کے لئے صرف ۱۸۰۱۶۱۱ من باقی رہ جاتا ہے۔ اندازہ ہے کہ فی کس ۸ اونس کے حساب سے جو کہ کم از کم صحت قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ ۱۲۸۷۸۸۲۳ نفوس کی آبادی کے لئے ۲۹۳۷۹۸۱۴ من دودھ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ صوبہ بھر میں نئی ڈیریاں کھل جانے سے یہ کمی دور ہو جائے گی۔ (محکمہ تعلقات عامہ)

شیعہ فرقہ کے مطالبات

لائلپور ۱۰ مارچ۔ مخدوم مبارک شاہ ایم ایل اے کی صدارت میں جعفریہ کانفرنس کے زیر انتظام شیعوں کے ایک جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (۱) حکومت پاکستان کے قوانین وضع کرتے وقت شیعہ فقہ کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ اور مجلس قانون ساز میں کم از کم دو شیعہ علماء کو شامل کیا جائے۔ (۲) سکولوں کے تعلیمی کورس میں شیعہ مذہب کی تعلیم کو بھی شامل کیا جائے (۳) ہندوستان میں چھوڑے ہوئے امام باڑوں اور اوقاف کی بحالی اور حفاظت کے لئے حکومت ہندوستان کو توجہ دلائی جاوے اور ان کے عوض پاکستان میں کوئی جگہ دی جائے۔ (۴) سرکاری گزٹ میں شیعہ تہواروں کی زیادہ رخصتیں شامل کی جائیں۔ (۵) حج کمیٹی کی طرح زیارت کمیٹی بنائی جائے۔ (ا۔ پی۔ آئی)

تعلیمی تحقیقاتی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۰ مارچ وزیر تعلیم حکومت پاکستان نے ایک کمیٹی تجویز کی ہے۔ جو صوبہ سندھ کی اور خاص کر کراچی کی جہاں کہ غیر مسلموں کے چلے جانے سے کئی سکول اور کالج بند ہو چکے ہیں۔ موجودہ تعلیمی حالت کے متعلق رپورٹ پیش کرے گی۔ اس کمیٹی کا اجلاس گذشتہ سوموار کو پروفیسر اے بی اے حلیم وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی کی صدارت میں کراچی میں ہوا خیال ہے کہ کمیٹی مذکورہ کراچی میں چھوڑے ہوئے تعلیمی اداروں میں بعض تبدیلیاں کرنے کی حکومت سے سفارش کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ رپورٹ بمعہ کمیٹی کی سفارشات کے ۱۵ مارچ تک مکمل ہو جائے گی۔ (ا۔ پی۔ آئی)

۱۵ مارچ کو صوبائی مجلس میں بجٹ پیش ہوگا

لاہور ۱۰ مارچ میاں ممتاز دولتانہ وزیر مالیات مغربی پنجاب ۱۵ مارچ کو آئندہ سال کے لئے بجٹ پیش کریں گے۔ پناہ گزینوں پر تین کروڑ روپیہ کے غیر معمولی خرچ کی وجہ سے خسارہ کو پورا [illegible]

خطبہ جمعہ نمبر ۲۱

ہم پھولوں کی سیج پر چل کر دلوں کو فتح نہیں کر سکتے

یاد رکھو بغیر موت قبول کرنے کے کوئی مذہبی جماعت مذہبی جماعت نہیں بن سکتی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ار فروری ۱۹۴۷ء بمقام رتن باغ لاہور

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے گذشتہ دو خطبوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی تھی۔ صرف پچھلے خطبہ میں اس موضوع کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکا۔ کیونکہ میری طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے خراب تھی۔ اس کے بعد بھی طبیعت برابر خراب رہی۔ بلکہ پچھلے چند دنوں میں تو میری طبیعت برابر خراب رہی۔ بلکہ پچھلے دنوں میں تو میری طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ لیکن رات کو یکدم افاقہ ہو گیا۔ اور میں اس قابل ہو گیا۔ کہ آج جمعہ کے خطبہ کے لئے آسکوں۔ کھانسی تو اب بھی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسم میں بیماری کا کچھ حصہ ابھی باقی ہے۔ اِس لئے کمزوری اور نقاہت اب تک پائی جاتی ہے۔ لیکن بہرحال پہلے جیسی حالت نہیں۔

میں نے گذشتہ دو خطبوں میں جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو

اُن کے فرائض

کی طرف توجہ دلائی تھی۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان تو انسانوں میں سے ہے۔ اور باقی انسان نہیں۔ یا وُہ تو احمدی ہیں۔ اور باقی احمدی نہیں۔ بلکہ وُہ بھی انسان ہیں اور باقی بھی انسان ہیں وُہ بھی احمدی ہیں اور باقی بھی احمدی ہیں۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ میں نے اُن کو خاص طور پر کیوں مخاطب کیا۔ ہمارے مُلک میں پنجابی کی ایک مثل مشہور ہے۔ جسے عام طور پر عورتیں استعمال کیا کرتی ہیں۔ اور وُہ مثل یہ ہے کہ

دھی اے نی میں گل کراں۔ نونہہ ایں نی تُو کن دھر

بہو ایک غیر گھر سے آئی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر بہو کو کوئی نصیحت کی جائے۔ تو وُہ بُرا مناتی اور یہ خیال کرتی ہے۔ کہ میں چونکہ غیر گھر کی تھی۔ اِسلئے مجھے ایسا کہا گیا ہے۔ اسی لئے جو بیوقوف ساس ہوتی ہے۔ وہ تو بہو کو مخاطب کرتی ہے۔ لیکن جو

عقلمند ساس

ہوتی ہے۔ وہ بیٹی کو مخاطب کرتی ہے۔ اس طرح بیٹی تو بُرا نہیں مناتی۔ کیونکہ وہ اپنی ہوتی ہے۔ اور بہو بھی بُرا نہیں مناتی۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ یہ بات بیٹی کو کہی گئی ہے۔ اگر میں نے بھی یہ بات سُن لی ہے تو کیا ہؤا۔ اس طرح فساد اور اختلاف سے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ بات بھی کہی جاتی ہے اور فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔

اس مثل کے ماتحت میں نے گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو مخاطب کیا ہے۔ لیکن

ساری جماعت

کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ بھی میری مخاطب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو اگر میں نے مخاطب کیا ہے۔ تو اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا مجھ پر دوہرا حق ہے۔ ایک رشتہ داری کا اور دوسرا احمدیت کا۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کو ڈرا اور اسے بیدار اور ہوشیار کر۔ مگر پہلے اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں کو ڈرا کیونکہ اُن کا تجھ پر دوہرا حق ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ

رشتے داریاں

دنیا میں بڑا اثر رکھتی ہیں۔ اور تاریخ میں اُس کے اثرات کی بعض حیرت انگیز مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جب تبلیغ شروع کی اور کفار نے انتہائی طور پر ہر رنگ میں اپنا اثر استعمال کر لیا اور کسی طرح بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم اور حق کے اعلان کو نہ چھوڑا تو مکہ کے لوگ ابوطالب کے پاس آئے۔ اور انہیں کہا۔ کہ آپ اپنے بھتیجے کو سمجھا لیجئے۔ ورنہ ہم مجبور ہو جائیں گے۔ کہ اُس کے ساتھ آپ کا بائیکاٹ کر دیں۔ حضرت ابوطالب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور اُن سے کہا۔ اے میرے بھتیجے آج تک میں نے تیرا ساتھ دیا ہے۔ مگر آج میری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ ابوطالب ہم تیرا بہت لحاظ کرتے رہے ہیں۔ مگر آج ہم نے

فیصلہ کر لیا ہے

کہ اگر تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں چھوڑیگا۔ اور اُس کی حمایت بدستور کرتا چلا جائیگا۔ تو ہم تیری سرداری سے بھی انکار کر دیں گے۔ ابوطالب ایک غریب آدمی تھے۔ مگر وہ سارا وقت اپنی قوم کی خدمت میں لگاتے تھے۔ اسلئے اُن کی ساری جائیداد یہی قوم کی محبت تھی۔ دنیا میں کچھ لوگ کمانے میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کچھ قوم کی خدمت میں لگے ہوئے ہوتے ہیں کمانے والے اپنا بدلہ روپیہ کی صورت میں لے لیتے ہیں۔ مگر خدمت کرنے والے اپنا بدلہ قوم کی محبت کی صورت میں لیتے ہیں۔ ابوطالب چونکہ دن رات اپنی قوم کی خدمت میں مصروف رہتے تھے اسلئے اُن کی ساری کمائی یہی تھی۔ کہ وہ قوم کی خدمت کرتے تھے اور قوم انہیں سلام کرتی تھی۔ اس لئے جب قوم کی طرف سے انہیں یہ نوٹس ملا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے میری قوم آج کہہ رہی ہے کہ اگر تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں چھوڑ سکتا۔ تو پھر ہم بھی تجھکو چھوڑ دینگے اُسوقت یہ خیال کر کے کہ ساری عمر میں نے اپنی قوم کی خدمت میں لگا دی تھی۔ مگر آج بڑھاپے میں آکر وہی قوم مجھے چھوڑنے کیلئے تیار ہو گئی ہے حضرت ابوطالب پر رقت طاری ہو گئی اور اُنکی

آنکھوں میں آنسو آگئے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ دیکھ کر کہ میرے چچا باوجود اس کے کہ مسلمان نہیں ہمیشہ میری خدمت کرتے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ اُنہوں نے میری تائید کی ہے اور اب میری خدمت اور میری تائید کی وجہ سے اُنکی ایک ہی قیمتی دولت جو اُن کے پاس تھی۔ یعنی قوم میں عزت وہ کھوئی جانے لگی ہے۔ رقت طاری ہو گئی۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور آپ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا اے چچا جو پیغام میں لایا ہوں وہ خدا نے میرے سپرد کیا ہے ایسا نہیں کہ کسی کے کہنے پر میں اُسے چھوڑ دوں۔ اے میرے چچا میں جانتا ہوں۔ کہ خدا ایک ہے۔ لیکن میں اپنی قوم کی خاطر یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا ایک نہیں۔ اگر میری قوم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں بھی لا کر کھڑا کر دے اور

اتنا بڑا نشان

دکھائے جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور پھر کہے کہ اب بھی یہ مان جاؤ۔ کہ دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ایک نہیں تب بھی میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اے میرے چچا میں آپ سے بھی یہ اُمید نہیں کرتا۔ کہ آپ میری خاطر اتنی بڑی قربانی کریں۔ آپ نے جو خدمت کی ہے۔ میں اُس کا ممنون ہوں۔ لیکن آئندہ کے لئے میں یہ بوجھ آپ پر ڈالنا نہیں چاہتا۔ آپ بیشک میرا ساتھ چھوڑ دیں۔ اور اپنی قوم سے کہہ دیں۔ کہ میں نے اپنے بھتیجے کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اب میں تمہارے ساتھ ہوں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور یقین کے ساتھ یہ حیرت انگیز محبت ایک طرف تھی۔ اور دوسری طرف وہ محبت کھڑی دیکھ رہی تھی جو ابوطالب کو اپنے بھتیجے کے ساتھ تھی۔ ابوطالب اُس وقت اِن

دو محبتوں

کے درمیان آگئے۔ ایک طرف اُن کا بیٹا تھا یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے بھتیجے تھے۔ مگر ابوطالب نے اپنے بیٹوں سے بڑھ کر آپ سے محبت کی۔ اور اپنے بیٹوں سے زیادہ عزور پرداخت کے ساتھ آپکو پالا۔ پس ایک طرف وہ محبت کھڑی تھی۔ جو ابوطالب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ اور دوسری طرف بھتیجے کا یہ یقین اور ایمان تھا کہ میں نے جس صداقت کو قبول کیا ہے۔ میں اُسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اُنکی ایک آنکھ کے سامنے بیک وقت یہ محبتیں آکر کھڑی ہو گئیں اور دوسری آنکھ کے سامنے اُنکے باپ

عبد المطلب کی روح

آکر کھڑی ہو گئی جنہوں نے مرتے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ابوطالب کے ہاتھ میں یہ کہتے ہوئے دیا تھا۔ کہ ابوطالب اس کا باپ بھی فوت ہو گیا ہے۔ اس کی ماں بھی فوت ہو گئی ہے۔ میں نے اسکو اپنے بچوں سے زیادہ عزیز سمجھ کر پالا ہے اب میں مرنے لگا ہوں اور تمکو تجھ پر یہ اعتبار ہے کہ تو اس کام میں سستی اور کوتاہی نہیں کریگا۔ میں اپنی سب سے زیادہ قیمتی امانت تیرے سپرد کرتا ہوں غرض باپ کی روح ایک طرف کھڑی تھی۔ اور صداقت کے فدائی اور سچائی پر جان دینے والے بیٹے کی روح دوسری طرف کھڑی تھی۔ باوجود اسلام نہ لانے کے ابوطالب ان دو محبتوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا کہ

اے میرے بیٹے

جاؤ۔ اور جس چیز کو سچا سمجھتے ہو۔ اُس کو پھیلاؤ۔ قوم کا مذہب تو میں چھوڑ نہیں سکتا۔ لیکن اگر تیری خاطر قوم مجھے چھوڑے تو میں تیرے لئے یہ قربانی بھی کرونگا۔ اور ہمیشہ تیرا ساتھ دونگا۔

تب قوم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ بنو ہاشم کا مقاطعہ کیا جائے۔ اس اعلان پر بنو ہاشم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر۔ ایک وادی میں جو ابو طالب کی ملکیت میں تھی چلے گئے وادی سے مُراد کوئی سرسبز و شاداب مربع یا وسیع زمین کا ٹکڑہ نہیں۔ بلکہ مکّہ میں بے پانی اور بے سبزی کے وادیاں ہُوا کرتی ہیں۔ گویا بے آب وگیاہ زمین کے کچھ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ اُن میں کوئی کوئی جھاڑی بھی پائی جاتی ہے۔ جس میں اونٹ وغیرہ چر لیتے ہیں اسلئے اُنہیں وادی کہہ دیا جاتا ہے۔ مکّہ کے پاس ایک ایسی ہی وادی ابو طالب کی تھی۔ ابو طالب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اور اُن چند مسلمانوں کو لیکر جو اُس وقت مکّہ میں تھے۔ اِس وادی میں چلے گئے جب وہ اس وادی میں گئے۔ تو

وہ ہاشمی دُشمن

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موبنہ پر بعض دفعہ گالیاں دیا کرتے تھے۔ وہ ہاشمی دُشمن جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پتھر پھینکنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ وہ ہاشمی دُشمن جو ابو جہل کو اُکسا اُکسا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکالیف پہنچایا کرتے تھے۔ وہ بھی قومی عصبیت اور رشتہ داری کی وجہ سے اپنے گھروں کو چھوڑ کر اس وادی میں محصور ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ شدید ترین دُشمن جس کا قرآن کریم میں بھی اُسکے ظلموں اور بداعمال کی وجہ سے

ابو لہب

نام آتا ہے۔ وہ بھی اپنے دوستوں اور ہمنو الوگوں کو چھوڑ کر اُس جگہ چلا گیا۔ اور اُن سب نے کہا۔ کہ ہم اپنے رشتہ داروں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو رشتہ داری نیک اثر رکھتی ہے۔ اور خونی تعلق کبھی کبھی ایسی قربانیاں بھی کروالیتا ہے۔ جو دوسرے حالات میں ناممکن نظر آتی ہیں چنانچہ یہی شخص جس کو ابولہب کہتے ہیں۔ (اُس کا نام ابولہب نہیں تھا) اور جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے تبّت یدا ابی لهب وتب۔ ابولہب ہلاک ہو گیا۔ اور اُس کی طاقت توڑ دی گئی۔ جب ابو طالب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادئ ابی طالب میں پناہ گزین ہوئے۔ تو اُس ابولہب نے کہا۔ کہ میں بھی اب مکّہ میں نہیں رہ سکتا۔ جہاں یہ لوگ رہینگے۔ وہیں میں بھی رہونگا حالانکہ وہ مسلمان نہیں تھا۔ بلکہ

شدید ترین دُشمن اسلام

تھا۔ مگر رشتہ داری کی وجہ سے اُس نے ایسا کیا۔ تو رشتہ داریاں فائدہ بھی دیتی ہیں۔ اور رشتہ داریاں کبھی کبھار کام بھی آیا کرتی ہیں۔ اِسلئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ انذر عشیرتك الاقربین۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تُو دُنیا کے کونے کونے کے لوگوں کو ڈرا۔ لیکن پہلے اپنے عزیزوں کو ڈرا۔ اِسلئے کہ اِن کا تجھ پہ دوہرا حق ہے ایک حق تو یہ ہے۔ کہ باقی دُنیا کی طرح یہ بھی تباہ ہو رہے ہیں اور ایک حق یہ ہے۔ کہ یہ تیرے رشتہ دار ہیں اور ان کے باپ دادوں نے تیرے ساتھ کچھ حسنِ سلوک کیا تھا چنانچہ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ڈرایا کچھ لوگ اُن میں سے ہدایت پا گئے۔ اور کچھ گمراہ ہی رہے پس میں

انذر عشیرتك الاقربین

کے حکم کے ماتحت بھی اور اس حقِ رشتہ داری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اُن کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مامور کیا ہوا کرتے ہیں۔ اور اُن پر ایمان لانے کے بعد انسان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر ایک مامور کے گھر میں پیدا ہونے کے بعد اُن کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ مامور کیا ہوتا ہے۔ یا مامور کی جماعت کیسی ہوتی ہے۔ تو اُن سے زیادہ نابینا اور کورچشم اور کون ہو سکتا ہے۔ ایک انگلستان کا آدمی اگر یہ کہتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا آم کیا چیز ہوتی ہے۔ اگر امریکہ کا ایک آدمی یہ کہتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا کمرخ کیا چیز ہوتی ہے۔ تو ہم اُسے معذور خیال کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک ہندوستانی یہ کہے کہ میں نہیں جانتا آم کیا چیز ہوتی ہے۔ تو تم اُسے کتنا ذلیل اور کتنا حقیر خیال کرو گے تم اُسے پاگل سمجھو گے یا اُس کے متعلق یہ کہو گے کہ یہ شخص دُنیا میں کسی مصرف کا نہیں اور اس نے دُنیا میں رہ کر کچھ بھی نہیں سیکھا۔ اگر کوئی غیر یہ کہتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا۔ مامور کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی غیر یہ کہتا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ مامور کس چیز کی

قربانی کا مطالبہ

کیا کرتے ہیں۔ اگر کوئی غیر یہ کہتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا مامور کی جماعت کی ذمہ واری کیا ہوتی ہے۔ اگر کوئی غیر یہ کہتا ہے۔ کہ میں نہیں جانتا۔ مامور کو قبول کر کے انسان کو کیا قُربانی کرنی پڑتی ہے تو اگر ایسا کہنے والا احمدی ہے تب بھی اُس پر افسوس ہے۔ اور اگر ایک شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی طرف منسوب ہے یہ بات کہتا ہے۔ تو وہ ایک نہایت ہی حقیر اور ذلیل انسان ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنی ذمہ واری کے سمجھنے میں سخت کوتاہی سے کام لیا ہے۔ یاد رکھو۔ زمانے بدلتے ہیں۔ اور زمانوں کے ماتحت حالات بھی بدلتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ اچھی سے اچھی غذا بھی کھا لیتے تھے۔ مگر یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فاقے بھی کئے۔ اور بعض دفعہ اتنے لمبے فاقے کئے کہ آپ کو

اپنا پیٹ باندھنا پڑا

جس واقعہ کی وجہ سے غلطی سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے حالانکہ یہ عربی کا محاورہ ہے۔ عربی میں جب کوئی فاقہ زدہ انسان اپنا پیٹ کس کر باندھ لے مثلاً پٹکہ باندھ لے تاکہ پیٹ پلے نہیں تو کہتے ہیں اُس نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لئے ہیں۔ مگر چونکہ ہندوستانی عربی نہیں جانتا۔ اُس نے پتھر کا لفظ دیکھ کر یہ سمجھ لیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی شدّت کے وقت واقعہ میں پتھر اُٹھا کر باندھ لئے تھے۔ حالانکہ عقلاً بھی کمزور انسان بوجھ کم اُٹھا سکتا ہے زیادہ نہیں اُٹھا سکتا۔ بہر حال ہمارے مُلک میں جو بعض دفعہ پٹکہ باندھ لیتے ہیں۔ عرب اُسے پتھر باندھنا کہتے ہیں جس طرح ہمارے مُلک میں کہتے ہیں۔ میں نے اپنے دِل پر پتھر رکھ لیا۔ اور اُس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ میں نے صبر کیا۔ اِسی طرح کا یہ محاورہ ہے۔ اگر اُردو میں کوئی شخص یہ محاورہ استعمال کرے۔ اور کہے کہ جب مصیبت آئی۔ تو میں نے اپنے دِل پہ پتھر رکھ لیا۔ اور انگریزی میں اس کا ترجمہ اس طرح کیا جائے۔ کہ جب مجھ پہ مصیبت آئی۔ تو میں نے

دِل پہ پتھر

رکھ کر پٹی باندھ لی۔ تو کیسی ہنسی کی بات ہوگی اسی طرح جب ایک عرب پڑھتا ہے۔ کہ فلاں ہندوستانی یہ کہہ رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تو وہ ہنستا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ پتھر باندھنے کے معنے صرف اتنے ہیں کہ پٹکہ باندھ لیا یہ نہیں۔ کہ پتھر باندھ لئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی اپنے پیٹ پر پٹکہ بھی باندھنا پڑا۔ اور کبھی اچھی غذائیں بھی آپ نے کھائیں۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دفعہ دسترخوان پر گوشت پکا ہوا آیا جس میں کدو پڑا ہوا تھا۔ تو آپ اپنے ہاتھ سے کدو کے قتلے تلاش کر کر کے کھاتے تھے۔ کیونکہ وہ آپ کو بہت مرغوب تھا۔ مگر پھر وہ وقت بھی آیا۔ جب آپ کو کھانا نصیب نہ ہوا۔ وہ شخص احمق ہے۔ جو کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمدہ گوشت کیوں کھایا۔ وہ شخص احمق ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمدہ شہد کے شربت کیوں پیئے۔ وہ شخص احمق ہے۔ جو کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی غذائیں کیوں کھائیں۔ کیونکہ وہ یہ نہیں دیکھتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاقے بھی کئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پٹکے بھی باندھے۔ ایسے دن بھی تو آپ پر آئے۔ کہ

ایک فقیر عورت

آپ کے گھر میں مانگنے کے لئے آئی۔ تو حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ اُس دن ہمارے گھر میں اپنے کھانے کیلئے کچھ نہ تھا۔ آخر سارے گھر میں تلاش کرنے پر صرف ایک کھجور ملی سو وہ میں نے اُس عورت کو دے دی اُس عورت نے وہ کھجور اپنے موبنہ میں رکھ کر اُس کے دو ٹکڑے کئے۔ اُس کے ساتھ دو بچیاں تھیں اُس نے آدھا ٹکڑا ایک بچی کو اور آدھا ٹکڑہ دوسری بچی کو دے دیا۔ حضرت عائشہؓ اس سے بڑی متاثر ہوئیں اور اُنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ وہ بڑی بھوکی تھی۔ مگر ہمارے گھر میں بھی کچھ نہ تھا۔ صرف ایک کھجور ملی۔ جو میں نے اُس کو دے دی۔ مگر یا رسول اللہ وہ کھجور بھی اُس نے خود نہیں کھائی۔ بلکہ اُس کے دو ٹکڑے کر کے اُس نے ایک ٹکڑہ اپنی ایک بیٹی کو دے دیا۔ اور دوسرا ٹکڑہ دوسری بیٹی کو دے دیا۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ۔ اگر کسی کے گھر میں دو لڑکیاں ہوں۔ اور وہ اُن کی

اچھی پرورش

کرے۔ تو خُدا اُس کے لئے جنّت واجب کر دیتا ہے غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ دن بھی تو آئے جب آپکو فاقے کرنے پڑے۔ مگر کیا جب فاقہ کے دن آئے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خُدا سے یہ کہا کہ مجھے فاقے کیوں آرہے ہیں۔ جو شخص فاقہ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ مجھے کیوں فاقہ آیا ہے۔ وہ مستحق ہے۔ اس بات کا کہ دُنیا کی ہر نعمت اُس کو دی جائے۔ کیونکہ وہ ہر حالت پر خوش ہے۔ وہ اپنے آقا سے بطور حق کے کچھ نہیں مانگتا۔ جب دینے والا کچھ دے دیتا ہے۔ تو وہ لے لیتا۔ اور استعمال کرتا ہے۔ اور جب نہیں دیتا۔ تو اُس کی زبان پہ کوئی شکوہ نہیں آتا۔ لوگ ملازمت تلاش کرتے ہیں تو سب سے پہلے یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ بتایئے ہمارا گریڈ کیا ہوگا۔ جب بتایا جاتا ہے۔ کہ فلاں گریڈ ہوگا اور مثلاً دو سو سے تین سو تک تنخواہ ہوگی۔ تو وہ پوچھتے ہیں کہ کیا اسی پر ملازمت ختم ہو جائے گی یا

اور بھی ترقی

ملیگی۔ اس پر انہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد تمہیں فلاں گریڈ دیا جائے گا۔ جس میں چھ سو تک تنخواہ جاتی ہے مگر کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کوئی مطالبہ کیا تھا۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آئی تھی۔ کہ اُٹھ اور دُنیا کی خدمت کے لئے کھڑا ہو۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوچھا تھا۔ کہ میرا کیا گریڈ ہوگا۔ یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوچھا تھا۔ کہ مجھے کیا ملیگا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک ہی بات جانتے تھے کہ خدا نے مجھے کہا ہے۔ کہ

کھڑا ہو جا

اور وہ کھڑے ہو گئے۔ اگر خدا نے انہیں کچھ کھلایا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ یہ کھانا میرے ربّ کی نعمت ہے۔ اور اگر نہیں کھلایا۔ تب بھی انہوں نے کہا۔ کہ یہ فاقہ میرے ربّ کی نعمت ہے۔ ہزاروں ہزار بلکہ لاکھوں لاکھ اشرفیاں لوگوں کے گھروں میں بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر اُن کے دلوں میں کبھی یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہم پر خدا تعالیٰ نے کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے ساتھ احسان مندی کے جذبات کچھ اس قسم کے تھے۔ کہ آسمان سے بارش برستی تو وہ زمیندار جس کی کھیتیاں اُس بارش سے تیار ہوتیں۔ خاموشی کے ساتھ گذر جاتا۔ اُسے پانی جمع کرتے ہوئے کبھی خیال بھی نہ آتا۔ کہ یہ کہاں سے آگیا ہے۔ وہ شہر جن میں کنوئیں نہیں ہوتے۔ اور جہاں کے رہنے والے بارش پر تالابوں میں پانی جمع کر لیتے ہیں۔ تاکہ سال بھر اُن کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ وہ بھی اپنے لئے اور اپنے جانوروں کے لئے پانی جمع کرتے ہیں مگر اُن کے دلوں میں بھی یہ

احساس

پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اُن کے ربّ نے اُن پہ کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے نہ تالاب تھے۔ نہ کھیتیاں تھیں۔ نہ جانور تھے۔ بارش آتی۔ تو آپ کمرہ سے نکل کر باہر صحن میں آجاتے۔ اپنی زبان باہر

نکال دیتے۔ اور جب اُس پر پانی کا قطرہ گرتا۔ تو آپ فرماتے یہ میرے ربّ کا تازہ احسان ہے۔ جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کے احسانات کی یہ عظمت ہو۔ جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کے احسانات کی یہ قدر ہو۔ اُس کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ اگر اُس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملتی ہیں۔ اور وُہ اُن نعمتوں کو کھاتا ہے۔ تو اُن نعمتوں کے کھانے پر اگر کوئی شخص اعتراض کرتا ہے۔ تو وُہ کافر ہے بغیر اس کے کہ وُہ خدا کا انکار کرے کیونکہ وُہ

خُدا کی صفت

کا انکار کرتا ہے۔ اور اگر وُہ فاقے کرتا ہے۔ اور کوئی دوسرا شخص اُس کے فاقے پر یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ کیا یہ بھی خُدا کا بندہ ہے۔ جو فاقے کر رہا ہے۔ تو وُہ بھی کافر ہے۔ اسلئے کہ اُسکی زندگی اپنی زندگی نہیں نہ اُس کا کھانا اپنا ہے نہ اُس کا پینا اپنا ہے نہ اُس کا جینا اپنا ہے۔ وُہ کھاتا ہے تو خدا کے لئے کھاتا ہے۔ وُہ پیتا ہے۔ تو خدا کے لئے پیتا ہے وُہ فاقے کرتا ہے۔ تو خُدا کے لئے فاقے کرتا ہے۔ یہ وُہ زندگی ہے۔ جو

ایک مومن کی زندگی

ہوتی ہے۔ جب تک اس احساس کے ساتھ کوئی شخص خُدا کے لئے اپنی زندگی وقف نہیں کرتا۔ اُس وقت تک وُہ ہرگز مومن نہیں کہلا سکتا۔ میں اُن کو بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں سے زندگیاں وقف کر چکے۔ اور کام کر رہے ہیں۔ اور خصوصاً وُہ میرے بیٹے ہی ہیں۔ کہتا ہوں۔ کہ تم بھی میرے پچھلے خطبوں پر غور خیال کرو۔ کہ تم کو بری سمجھا گیا ہے۔ تمہارا اپنے آپ کو وقف کرنا یا کام کرنا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ تم خُدا کے بندے ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تم خُدا کے بندے نہ ہو۔ بلکہ میرے بندے ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تم نے خُدا کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ مجھے خوش کرنے کے لئے

اپنی زندگی

وقف کی ہوئی ہو۔ اسلئے تم بھی اپنے حالات کا جائزہ لو۔ اگر اپنی زندگی وقف کرنے کے بعد پھر بھی تمہارے اندر دُنیا کی لالچ پائی جاتی ہے۔ اگر پھر بھی تمہارے اندر یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ تمہارا باپ یا تمہاری ماں کس حد تک تمہاری خدمت کرتے ہیں۔ اگر پھر بھی تمہارے قلوب میں بشاشت پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ وقف کے بعد تمہارے اندر مایوسی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا امنگ پیدا نہیں ہوتی۔ تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تم نے جبر کے ماتحت اپنے آپ کو وقف کیا ہُوا ہے۔ جس طرح زبردستی کا کلمہ پڑھانا کسی کو جنت کا مستحق نہیں بنا دیتا۔ اسی طرح زبردستی کا وقف بھی کسی کو

خدا رسیدہ

نہیں بنا سکتا۔ اگر تم نے خدا کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ تو تم پر مایوسی کیوں طاری ہو۔ کسی تکلیف کے پہنچنے پر تمہارے اندر احساس کمتری کیوں پایا جائے۔ اگر تمہارا کوئی عزیز دُنیا کماتا ہے۔ تو تمہارے دل میں لالچ کیوں پیدا ہوتی ہے۔ کیا کسی کو پاخانہ کھاتے دیکھ کر تمہارے دل میں بھی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر تم نے صحیح طریق اختیار کیا ہُوا ہوتا۔ تو تم سمجھتے۔ کہ وُہ نجاست

کھا رہا ہے۔ اور ہمیں اُس نجاست کھانے والے شخص سے گھن آنی چاہیئے تھی۔ نفرت اور کراہت آنی چاہیئے تھی۔ لیکن اگر تمہیں کراہت نہیں آتی۔ تو تم بھی ویسے ہی مجرم ہو جیسے وُہ۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ وُہ ظاہر کافر ہے اور تم باطنی کافر ہو۔ اور کوئی فرق نہیں۔ اور اگر جس لائن کو تم نے اختیار کیا ہے۔ اُس کے فوائد تم پر روشن ہیں۔ تم اپنی زندگی وقف کرنے کے بعد اپنے دلوں میں

ایک عظیم الشان تغیّر

محسوس کرتے ہو۔ تم یقین رکھتے ہو۔ کہ یہ ایک بھاری نعمت ہے۔ جو تمہیں دی گئی ہے۔ دُنیا تمہاری نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ اور خدا ہی خدا تمہیں نظر آنے لگتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاموں میں وُہ اولوالعزمانہ شان پیدا ہو جاتی ہے۔ جو خدا کے بندوں میں پیدا ہونی چاہیئے اور تم صرف مفوضہ کام کا بجا لانا ہی کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ تمہیں یہ بھی مدِنظر ہوتا ہے۔ کہ جماعت کی ساری ذمہ داریاں تم پر ہیں۔ اور تم اس راہ میں مرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہو۔ تب بیشک یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ تم نے وقف کی حقیقت کو سمجھا ہے۔

یاد رکھو بغیر موت قبول کرنے کے کوئی مذہبی جماعت مذہبی جماعت نہیں بن سکتی۔ تم کو پہلے قربانیاں دینی پڑینگی اور جماعت کو بعد میں قُربانی کے لئے بلایا جائیگا تم اگر یہ امید کرتے ہو۔ کہ پہلے دوسرے لوگ قربانیاں کریں۔ تو تم

کافر اور مُرتد

ہو۔ پہلے تمہیں اپنی قربانیاں پیش کرنی پڑینگی۔ اور وُہ دِن اب کچھ زیادہ دُور نہیں۔ بلکہ وُہ دن دروازے پر کھڑے ہیں۔ جب تم کو اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کرنی پڑینگی۔ یہ عیّاش لوگوں کے خیالات ہوتے ہیں۔ کہ اگر ہم آگے بڑھے۔ تو ہمارے بچے یتیم اور ہماری بیویاں بیوہ ہو جائینگی مومن ان چیزوں کو فخر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قُبول کرتا ہے۔ اگر خُدا کی مرضی یہی ہے تو ہونے دو بیویوں کو بیوہ۔ ہونے دو بچوں کو یتیم۔ ہمارا مٹ جانا خُدا کی راہ میں اگر اسلام کو مضبوط بناتا ہے تو ہم ضرور مٹینگے۔ اور ہمارا مٹنا ہمارے لئے فخر کا موجب ہوگا۔ ہمارا یہ احساس کہ ہم زندہ رہ کر دین کی خدمت کریں یہ دہریت ہے یہ کُفر ہے یہ بے ایمانی ہے۔ تم کو سب سے پہلے اپنی قُربانی پیش کرنی ہوگی۔ اور تمہاری اِس قربانی کے بعد وُہ ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ احمدی جو اِس وقت نابینا ہیں اور صرف مُنہ سے اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی آنکھوں کو بھی بینا کر دیگا۔ اور اُن کے ایمانوں کو بھی مضبوط بنا دیگا۔ ہم پھولوں کی سیج پر چل کر دلوں کو فتح نہیں کر سکتے۔ دلوں کو فتح کرنے کے لئے بارود کی سرنگوں پر چلنا پڑتا ہے۔ اور بارودی سُرنگیں جب پھٹتی ہیں۔ تو ہڈیوں تک کو اُڑا دیتی ہیں۔ اور جسم کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ کہاں گیا ہے۔ اِن رستوں پر چلے بغیر تم خُدا تعالیٰ کی بادشاہت دُنیا میں قائم نہیں کر سکتے۔ اور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد میں

(مرتبہ: خورشید احمد صاحب)

ناصر آباد ۵۔ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک جنگ سپرویژن کے محکمہ کے حسابات کا معائنہ فرمایا۔ اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اصحاب کو شرف ملاقات بخشا۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب۔ مولوی عبدالباقی صاحب۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب۔ شیخ نور الحق صاحب۔ دو بجے حضور نماز جمعہ کے لئے احمدیہ مسجد ناصر آباد میں تشریف لے گئے۔ خُطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا۔ کسی چیز کی قدر و قیمت کا اندازہ محض نام سے نہیں۔ بلکہ اس کی صفات سے لگایا جاتا ہے۔ ایک اعلیٰ درجے کے شیریں خربوزے اور ایک سڑے ہوئے بدبودار خربوزے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ حالانکہ نام دونوں کا خربوزہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح لفظ احمدی یا لفظ ایمان کو اپنی طرف منسوب کرنیوالے لوگوں کی قدر و قیمت کا اندازہ محض ان ناموں سے نہیں لگایا جا سکتا۔ بلکہ ان صفات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ان الفاظ کے پیچھے کام کر رہی ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ہر احمدی کو اپنے دل میں سوچنا چاہیئے کہ اس کا ایمان کس قسم کا ایمان ہے۔ اگر وُہ نمازوں کا پابند ہے۔ امانت دیانت۔ سچ بولنے۔ محنت سے کام کرنے اور قُربانی کرنے کی اعلیٰ صفات اسمیں موجود ہیں۔ تو پھر یقیناً اس کا ایمان عمدہ قسم کے شیریں پھل کی طرح اعلیٰ درجے کا ایمان ہے لیکن اگر اسمیں یہ صفات موجود نہیں ہیں۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا ایمان ایک گندے سڑے ہوئے اور بدبودار پھل کی طرح کا ایمان ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی بھی قدر و قیمت نہیں۔ نماز جمعہ کے بعد حضور نے پیور کاٹن جننگ فیکٹری کی ملاقات فرمائی اور فیکٹری اور محکمہ تجارت کپاس کے حسابات کا معائنہ فرمایا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ محمد آباد و احمد آباد میں

۶ ماہ امان۔ آج صبح ساڑھے گیارہ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ کار محمد آباد سٹیٹ روانہ ہوئے۔ اور دو بجے کے قریب بخیریت وہاں پہنچ گئے۔ باقی قافلہ بذریعہ ٹرین پہنچا۔ محمد آباد کی جماعت نے حضور کو دعوت طعام دی۔ حضور نے خدام کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ نماز ظہر و عصر ادا فرمانے کے بعد حضور کچھ عرصہ کے لئے مسجد میں تشریف فرما رہے پھر اسٹیٹ کے باغ کا معائنہ فرمانے کیلئے تشریف لے گئے۔ سید مسعود مُبارک شاہ صاحب انچارج باغ۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب۔ سید عبدالرزاق شاہ صاحب۔ چوہدری صلاح الدین صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ سی چودھری غلام احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ چودھری سلطان احمد صاحب اور شیخ نور الحق صاحب حضور کے ہمراہ تھے مغرب کے قریب حضور واپس تشریف لائے۔

۷ ماہ امان۔ آج صبح ۱۰ بجے حضور گھوڑے پر اسٹیٹ کی فصل دیکھنے کے لئے تشریف لیگئے۔ راستہ میں حضور نے نور نگر۔ لطیف نگر۔ اسحاق نگر اور روشن نگر کی فصلوں کے علاوہ تجرباتی فارم بھی ملاحظہ فرمایا۔ نور نگر کے حلقے کی فصل پر حضور نے پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اور حلقہ کے منشی نور محمد صاحب واقف زندگی کو انعام عطا فرمایا۔ نور نگر کے مزارعین کی درخواست پر حضور تھوڑی دیر کے لئے وہاں ٹھہرے دو بجے دوپہر واپس تشریف لائے۔

عصر کے وقت حضور بذریعہ کار محمد آباد سے احمد آباد روانہ ہو گئے۔ اور احمد آباد پہنچتے ہی حضور متعلقہ کارکنوں کے ہمراہ گھوڑے پر فصل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مغرب کے قریب واپس آئے۔

نماز مغرب و عشا کے بعد حضور کچھ دیر کے لئے مسجد میں تشریف فرما رہے۔ اور مختلف امور کے متعلق احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔

خاکسار خورشید احمد از احمد آباد

دیہات میں تبلیغ کے لئے واقفین کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الثانی نے تبلیغ کی توسیع کے پیش نظر دیہاتی مبلغین کی سکیم کو جاری فرمایا ہے۔ اس سکیم میں وہ شخص بھی جو بظاہر کم تعلیم یافتہ ہے۔ شامل ہو کر سچا مجاہد بن سکتا ہے۔ تبلیغ کا کام ہی اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی کام ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس میں حصہ لیتا ہے۔ وہ حضور اقدس علیہ السلام کا سچا جانشین اور رہبر دکار رہے۔ مبارک ہیں وہ جو اپنی زندگی راہِ خدا میں وقف کر کے مبلغ اسلام بنتے ہیں۔

دیہاتی مبلغین کلاس میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:-

(۱) اپنی زندگی حقیقی طور پر خدا کے لئے وقف کی جائے (۲) واقف کم از کم پرائمری پاس یا اس کے برابر علمی قابلیت رکھتا ہو (۳) تعلیم کے بعد کم از کم ۲ سال بلا وظیفہ یا الاؤنس گاؤں بہ گاؤں پھر کر تبلیغ کرنے کا عہد کرے

چونکہ تعلیم ماہ مئی سے شروع ہوگی۔ اس لئے جلد سے جلد وقف کرنے والے احباب نظارت دعوت و تبلیغ ۸ ایبکسن روڈ لاہور میں حاضر ہوں۔ تا ابتدائی امتحان لیا جا سکے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

ایجنڈا مجلس مشاورت

تمام جماعتوں کو ایجنڈا مجلس مشاورت چھپوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی جماعت کو ایجنڈا نہ ملا ہو۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں

(سیکرٹری مجلس مشاورت رتن باغ لاہور)

خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم کئے بغیر تم خدا تعالیٰ کو مونہہ بھی نہیں دکھا سکتے۔

ہمارا تعلیم الاسلام کالج

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور)

آج مجھے اتفاقاً اپنے تعلیم الاسلام کالج آف قادیان حال لاہور کو چند منٹ کے لئے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ہمارا ڈگری کالج جو موجودہ فسادات سے قبل قادیان کی ایک وسیع اور عالیشان عمارت میں اپنے بھاری ساز و سامان کے ساتھ قائم تھا۔ وہ اب لاہور شہر سے کچھ فاصلے پر نہر کے کنارے ایک نہایت ہی چھوٹی اور حقیر سی عمارت میں چل رہا ہے۔ اس عمارت کا نچلا حصہ قریباً قریباً ایک اصطبل کا سا رنگ رکھتا ہے۔ اور اوپر کی منزل چند چھوٹے چھوٹے کمروں پر جو نہایت سادہ طور پر بنے ہوئے ہیں مشتمل ہے عمارت کی قلت اور کمروں کی کمی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک ہی عمارت سے کالج اور بورڈنگ کا کام لیا جا رہا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ اس عمارت کا صرف ایک کمرہ کالج کے استعمال میں ہے۔ اور باقی کمروں میں بورڈر رہائش رکھتے ہیں جن میں سے بعض چارپائیاں نہ ہونے کی وجہ سے فرش پر سوتے ہیں۔ اور بڑی تنگی کے ساتھ گذارہ کر رہے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ میں نے سب بورڈروں کو ہشاش و بشاش پایا جو اپنے موجودہ طریق زندگی پر ہر طرح تسلی یافتہ اور قانع تھے۔ اور کالج میں پڑھتے ہوئے لاہور جیسے شہر میں جھونپڑوں کی زندگی میں خوش نظر آتے تھے۔ یہ اس اچھی روح کا ورثہ ہے۔ جو خدا کے فضل سے احمدیت نے اپنے جوانوں میں پیدا کی ہے۔ اور میں اس روح پر کالج کے طلباء اور کالج کے سٹاف کو قابل مبارکباد سمجھتا ہوں۔

مگر جس چیز نے میرے دل پر سب سے زیادہ اثر پیدا کیا۔ وہ کالج کی کلاسوں کی حالت تھی۔ جیسا کہ میں اوپر بتا چکا ہوں موجودہ عمارت کا صرف ایک کمرہ کالج کی ضروریات کے لئے فارغ کیا جا سکا ہے۔ اس لئے باقی کلاسیں برآمدوں میں یا کھلے میدان میں درختوں کے نیچے بیٹھتی ہیں لیکن خواہ وہ کمرہ میں بیٹھتی ہیں۔ یا کہ برآمدہ میں اور خواہ کھلے میدان میں ان سب کا یہ حال ہے۔ کہ چونکہ کوئی ڈسک اور کوئی میز کرسی نہیں اس لئے پڑھانے والے اور پڑھنے والے ہر دو چٹائیاں بچھا کر زمین پر بیٹھتے ہیں۔ مجھے اس نظارہ کو دیکھ کر وہ زمانہ یاد آیا۔ کہ جب دینی اور دنیوی ہر دو قسم کے علوم کا منبع مسجدیں ہوا کرتی تھیں۔ جہاں اسلام کے علماء اور حکماء فرش پر بیٹھ کر اپنے ارد گرد گھیرا ڈالے ہوئے طالب علموں کو درس دیا کرتے تھے۔ اور اس قسم کے درسوں کے نتیجہ میں بعض ایسے شاندار عالم پیدا ہوئے۔ کہ صدیاں گذر جانے کے باوجود آج کی دنیا بھی ان کے علوم سے روشنی حاصل کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔

میں نے کالج کے بعض بچوں اور پروفیسروں کو بتایا۔ کہ انہوں نے پرانے زمانہ کی یاد کو تازہ کیا ہے اور جس خوشی کے ساتھ انہوں نے حالات کی اس تبدیلی کو قبول کیا ہے۔ وہ ان کے لئے اور ہم سب کے لئے باعث فخر ہے۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا۔ کہ موجودہ حالت سے انہیں یہ سبق سیکھنا چاہیئے۔ کہ حقیقی علم ظاہری ٹیپ ٹاپ اور ظاہری ساز و سامان سے بے نیاز ہے۔ اور جھونپڑوں کے اندر فرشوں پر بیٹھ کر بھی انسان اسی طرح علوم کے خزانوں کا مالک بن سکتا ہے جس طرح شاندار ساز و سامان استعمال کرنے والے علم حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ یہ صورت روح کی درستی کے لحاظ سے زیادہ مفید ہے۔ اور انسانی قلب کو علم کے مرکزی نقطہ پر زیادہ پختگی کے ساتھ قائم رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ جب ماحول کی زیب و زینت نہیں ہوگی۔ تو لازماً انسان کی آنکھیں اور انسان کے دل و دماغ علم کی طرف زیادہ متوجہ رہیں گے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ضروری سامان جو موجودہ علوم کے حصول کے لئے ضروری ہے اسے حاصل نہ کیا جائے جو چیز حقیقتاً ضروری ہے۔ وہ علم کا حصہ ہے۔ اور ہم اس کی طرف سے غافل نہیں رہ سکتے۔ اور موجودہ صورت میں بھی ہم اس کے لئے کوشاں ہیں۔ مگر ظاہری ٹیپ ٹاپ یا زیب و زینت کا سامان یا آرام و آسائش کے اسباب بہرحال زائد چیزیں ہیں جو علم کے رستہ میں ممد ہونے کی بجائے روک بننے کا زیادہ امکان رکھتی ہیں۔ ہمارے آقا (فداہ نفسی) صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الفقر فخری یعنی فقر میرے لئے فخر کا موجب ہے۔ اس سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ مجھے آسائش کے سامانوں کی ضرورت نہیں اور میری روح ان چیزوں کے تصور سے بے نیاز ہے۔ جو محض جسم کے آرام کا پہلو رکھتی ہیں۔ اور روح انسانی کی ترقی میں ممد نہیں ہو سکتیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اطلبوا العلم ولو بالصین یعنی علم کی تلاش کرو۔ خواہ اس کے لئے تمہیں چین کے ملک تک جانا پڑے۔ چونکہ اس زمانہ میں چین کا ملک ایک دور افتادہ ملک تھا۔ اور اس میں رستہ کی صعوبتوں کے علاوہ دنیوی آسائش کے بھی کوئی سامان موجود نہیں تھے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکیمانہ الفاظ فرما کر یہ اشارہ کیا۔ کہ حقیقی علم دنیوی آسائشوں اور ساز و سامان کے ماحول سے آزاد ہے۔

بہرحال میں بہت خوش ہوں کہ ہمارے بچوں نے یا کم از کم ان میں سے اکثر نے ماحول کی موجودہ تبدیلی میں اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ اور اگر وہ خلوص نیت کے ساتھ اس روح پر قائم رہیں گے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ وہ علم کے حصول کے علاوہ سادہ زندگی کی برکات سے بھی پوری طرح فائدہ اٹھانے والے ثابت ہوں گے۔

نظارت ضیافت کی طرف سے ایک ضروری اعلان

مجلس مشاورت اور جلسہ قریب آ رہا ہے۔ لیکن نظارت ضیافت کو مختلف قسم کی دالیں حاصل کرنے میں بہت مشکل پیش آ رہی ہے۔ خصوصاً چنے اور ماش کی دال کی بہت دقت ہے۔ جن علاقوں میں یہ دالیں یا مسور و مونگ باسانی مناسب بھاؤ پر مل سکتی ہوں۔ ان علاقوں کے احمدی احباب نظارت ضیافت کو جلد تفصیلات سے فوراً مطلع فرمائیں۔ نیز جلسہ اور مجلس مشاورت کے موقع پر آنے والے احباب اگر کسی قسم کی دال کی تھوڑی بہت مقدار اپنے ہمراہ لا سکیں۔ تو نظارت ضیافت اُن کی اس امداد کو شکریہ کے ساتھ قبول کرے گی۔ اُمید ہے۔ احباب نظارت ضیافت کے ساتھ اس بارہ میں تعاون فرمائیں گے۔ (سیف الرحمٰن جائنٹ ناظر ضیافت)

۴۹۸ آدمی روزگار پر لگا دیئے گئے

لاہور ۱۰ مارچ۔ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے روزگار کے مختلف دفاتر میں ۲۱ جنوری ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں ۱۵۱۲ آدمیوں کے نام ملازمت کے لئے درج رجسٹر کئے گئے۔ ان میں سے ۴۹۸ افراد کو ملازمت مل گئی ہے۔ (ا۔پ)

لاہور کے مالکانِ راشن ڈپو پر جرمانے

لاہور ۱۰ مارچ۔ راشننگ کنٹرولر لاہور نے ۲۸ فروری کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں راشن کے تین ڈپو داروں کو مختلف بے قاعدگیوں کی بنا پر جرمانے عائد کئے۔ جن میں زیادہ پیسے وصول کرنا، حسابات میں گڑبڑ کرنا اور ڈپو کے اوقات پر عمل نہ کرنا شامل ہے۔ جرمانوں کی مقدار دس سے پچاس روپے تک تھی۔ (ا۔پ)

اقوامِ متحدہ کے بلقان کمیشن پر کمیونسٹ گوریلوں کا حملہ

ایتھنز ۱۰ مارچ۔ اقوامِ متحدہ کے بلقان کمیشن کی ایک پارٹی یونان اور البانیہ کی درمیانی سرحد پر ان دروں اور راستوں کا دورہ کر رہی تھی، جن میں سے گزر کر البانیہ کے گوریلا جتھے یونان میں آکر کمیونسٹوں کی امداد کر رہے ہیں۔ اچانک البانیہ کی حدود میں سے کسی نے ان پر مارٹر توپ سے فائر شروع کر دیئے۔ کمیشن کے ممبران بال بال بچے۔ آج رات یونانی جنرل سٹاف کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ البانیہ کی سرحد پر فلیٹ سے شمال مشرق کی جانب لڑائی بدستور جاری ہے۔ کل رات گوریلا جتھوں کے دو حملوں کو ناکام کر دیا گیا۔ جس میں گوریلا حملہ آوروں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ۲۸ گوریلے پکڑے گئے۔ مقدونیہ کے اولمپس علاقہ میں پانچ کمیونسٹوں نے اپنے آپ کو حکومتی فوجوں کے حوالے کر دیا۔ ایک اور لڑائی میں آٹھ گوریلے مارے گئے۔ گیارہ کو قیدی بنایا گیا۔ اور ۲۶ نے اپنے آپ کو خود فوج کے حوالے کیا۔ چیکوسلواکیہ سرحد کی طرف سے گوریلا جتھے برابر گولہ باری کر رہے ہیں۔ (رائٹر)

سکھوں کی طرف سے جداگانہ انتخاب کی مخالفت

امرتسر ۱۰ مارچ۔ پنتھک دربار اور اکالی پارٹی کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ کل دربار کے مقامی صدر سردار بہادر بھائی جودھا سنگھ پرنسپل خالصہ کالج نے گوردوارے کے باغ میں تقریر کرتے ہوئے جداگانہ انتخاب کے مطالبہ کی شدید مخالفت کی اور اسے برطانوی سیاست کی اختراع قرار دیتے ہوئے سکھوں کو توجہ دلائی کہ وہ جداگانہ انتخاب کی بجائے پنجابی بولنے والے علاقے پر مشتمل ایک نئے صوبے کے مطالبہ پر اپنی توجہات کو مرکوز کریں۔ اور سکھوں کی اچھوت اقوام کے لئے وہی مراعات اور سہولتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں جو باقی دلت اقوام کو ملک بھر میں حاصل ہیں۔

(ا۔پ)

قوم کا اخلاق محض قانون سازی کے ذریعہ بلند نہیں ہو سکتا

دلوں میں عزم اور احساس کا پیدا ہونا ضروری ہے

لاہور ۱۰ مارچ "تمام صحیح الخیال لوگوں کو چاہیئے کہ رشوت خوروں کا سوشل بائیکاٹ کریں اور انہیں مذہب و ملت کا دشمن سمجھیں۔ ہر مسلمان کو ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیئے یہی لوگ ہیں جو ہم میں صحیح معنوں میں ففتھ کالم کا کام کر رہے ہیں اور پاکستان کو ایک اسلامی ملک بننے سے روکتے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے رشوت لینے والوں اور دینے والوں دونوں کو جہنمی کہا ہے" ــــ ان الفاظ میں مولانا محمد اسد ڈائرکٹر تعمیر اسلامی مغربی پنجاب لاہور کے ایک اجتماع میں رشوت ستانی کے خلاف اظہارِ خیال کیا۔

آپ نے فرمایا کہ قوم نے پاکستان کے لئے اس لئے جدوجہد کی کہ وہ ایک ایسی خود مختار ریاست چاہتی تھی۔ جہاں اسلامی اصولوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ مگر پاکستان کے حصول کے بعد حالت یہ ہے کہ قوم کا طرزِ زندگی اسلامی معیار کی طرف جانے کے بجائے پہلے سے بھی گرا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یہ ملت کے دعاوی کے سراسر منافی ہے۔ اگر ہم پاکستان کے مطالبے کا جواز خود اپنے سامنے اور دنیا کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں لامحالہ اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہوگا اور ان تمام عیوب کو دور کرنا ہوگا۔ جو قوم کا حلیہ بگاڑنے کے ذمہ دار ہیں۔ حکومت سے ہمارا یہ مطالبہ بےجا نہ ہوگا کہ وہ ہماری کوششوں کو قانون سازی کے ذریعے تقویت دے۔ مگر یاد رکھیئے قوم کا اخلاق محض قانون سازی کے ذریعہ بلند نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں عزم اور احساس پیدا ہونا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر رشوت ستانی کے انسدادی قوانین کو لیجیئے۔ یہ قوانین اپنے مقاصد میں ناکام ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس ضمن میں لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ رشوت لینا اور دینا ایک ناقابلِ معافی مذہبی اور معاشرتی گناہ ہے اور اس کو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کرنا چاہیئے۔

آخر میں مولانا اسد نے فرمایا ــ "اگر پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی ملک نہیں بنتا تو اس کے حصول کے لئے ہماری تمام قربانیاں بیکار رہیں گی۔ اور ہماری تمام امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔ یاد رکھیئے ہم نے یہ جنگ اسلام کے مقدس نام پر جیتی ہے اور اسکا بول بالا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔"

ورنیکلر سکولوں کے طریقِ تعلیم پر نظرِ ثانی!

لاہور ۱۰ مارچ۔ مغربی پنجاب کی حکومت صوبے کے ورنیکلر سکولوں کے طریقِ تعلیم پر نظرِ ثانی کرنا چاہتی ہے اس سلسلے میں حکومت کا نصب العین یہ ہے کہ ورنیکلر سکول گاؤں کی زندگی کا مرکز بن جائے۔ اور معاشرتی اصلاح، اقتصادی بہبود اور زرعی ترقی کا ایک زبردست ذریعہ ہو۔ چنانچہ نئی سکیم کے ماتحت ان سکولوں میں زراعت اور صنعت و حرفت بھی تعلیم کا ضروری جزو ہوں گی۔ لکھنے پڑھنے اور حساب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شہریت، امداد باہمی، حفظانِ صحت، زراعت اور دیہات سدھار کی تعلیم بھی دی جائیگی۔ نئے طریقِ تعلیم کے ماتحت کتابیں رٹ لینے کی بجائے عملی تعلیم اور مشاہدات پر زیادہ انحصار کیا جائے گا۔ (ا۔پ)

حکومت ہند کے تمسکات کا اندراج!

حکومت ہند کی مشاورت کے ساتھ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب، دہلی اور صوبہ متحدہ کے ایسے پناہ گزین جن کے پاس حکومت ہند کے تمسکات ہوں ان کا سود مغربی پاکستان کے تمام خزانوں، ذیلی خزانوں اور امپیریل بنک آف انڈیا کے ان دفتروں سے جو خزانے کا کام کرتے ہوں اور سرکاری قرضہ کے دفتروں سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک تمسکات کے اندراج کے مقامات کو تبدیل کرائے بغیر وصول کر سکتے ہیں۔ اس تاریخ کے بعد تمسکات کا سود ہندوستان یا پاکستان کے صرف ان مقامات سے وصول کیا جا سکتا ہے، جہاں سود کی ادائیگی کے لئے انکا اندراج کیا گیا ہو۔ عوام کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ اگرچہ حکومت ہند کے تمسکات کے اندراج کو پاکستان کے کسی مقام سے ہندوستان میں کسی مقام پر منتقل کرانے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ لیکن ہندوستان سے پاکستان میں ایسی منتقلی صرف ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک (اس میں ۳۱ مارچ کی تاریخ بھی شامل ہے) عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اس تاریخ کے بعد حکومت ہند کے ایسے تمسکات جن پر سود کی ادائیگی کے لئے ہندوستان میں اندراج کیا گیا ہو پاکستان میں سود کی ادائیگی کے لئے دوبارہ درج رجسٹر نہ کئے جا سکیں گے۔

حکومت ہند کے تمسکات رکھنے والے جو اشخاص پاکستان میں ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کے بعد بھی سود وصول کرنا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ پاکستان میں سود کی ادائیگی کے لئے ان تمسکات کے اندراج کا خاطر خواہ بندوبست کر لیں۔ اس قسم کا اندراج ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک (جس میں یہ تاریخ بھی شامل ہے) تمام خزانوں، ذیلی خزانوں اور امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخوں میں جو پاکستان میں ہوں اور خزانے کا کام کر رہی ہوں اور کراچی، ڈھاکہ اور لاہور کے سرکاری دفتروں میں ہو سکتا ہے +

ــــ پیریگ ۱۰ جنوری۔ وزیر اعظم چیکوسلواکیہ کی خودکشی کی خبر کی تصدیق ہو گئی ہے +

ہندوستان کا سفیر برائے افغانستان

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ لفٹیننٹ روپ چند کو انڈین یونین کی طرف سے افغانستان میں سفیر مقرر کیا گیا ہے وہ ۱۵ مارچ کو کابل روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر روپ چند دونوں ملکوں کے درمیان گہرے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ (سول)

پاکستان میں کوئلہ کا ذخیرہ

کوئٹہ ۱۰ مارچ۔ فورٹ سنڈیمن سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک مقام پر کوئلہ، نمک اور دوسری معدنیات کے ذخیروں کا پتہ چلا ہے۔ قصہ اس طرح ہے کہ کچھ مقامی قبائل کے لوگوں کو کوئلے کے پتھر ملے تو وہ ان پتھروں کو اٹھا کر قریب کے اسٹیشن ماسٹر کے پاس لے گئے کہ اس کو کراچی بھیجدیا جائے۔ چنانچہ اسٹیشن ماسٹر نے بخوشی ان چیزوں کو جانچ کرنے کے لئے کراچی بھیجدیا (اسٹار)

یروشلم میں زبردست دھماکے

بیت المقدس ۱۰ مارچ۔ کل رات یروشلم میں دو زبردست دھماکے ہوئے۔ پہلے دھماکے کے بعد شدید آتشبازی کی آواز سنی گئی۔ یہ دھماکے عربوں کی آبادی والے علاقہ میں ہوئے جن میں خود بخود چلنے والے ہتھیار اور دستی بم آزادانہ استعمال کئے گئے (رائیٹر)

ہوائی نقل و حمل کے لائسنس دینے والا مشاورتی بورڈ

کراچی ۹ مارچ۔ ہوائی نقل و حمل کے لائسنس دینے والے مشاورتی بورڈ کا پہلا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا۔ مسٹر جسٹس محمد دین نے جو لاہور ہائی کورٹ کے سابق جج اور ہوائی نقل و حمل کے لائسنس دینے والے ہندوستانی بورڈ کے سابق چیئرمین ہیں اس اجلاس کی صدارت کی۔ بورڈ کے دوسرے دو رکن مسٹر حسین زبیری اور مسٹر جے۔ بی جیفکاک ڈائرکٹر جنرل شہری ہوا بازی ہیں۔

یہ بورڈ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ ایسی کمپنیوں کے انتخاب کے متعلق حکومت پاکستان کے سامنے سفارشات پیش کرے۔ جن کو لائسنس دیا جانا چاہیئے۔ نیز ان راستوں کے بارے میں سفارش پیش کرے جو ان کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ بورڈ اس ہفتے کے آخر تک اپنا کام مکمل کر لیگا۔

لاہور میں حفظانِ صحت کے وسیع انتظامات

لاہور ۱۰ مارچ۔ آئندہ پانچ سال کے اندر اندر لاہور زمین دوز نالیوں اور حفظانِ صحت کے انتظامات کے سلسلے میں مغربی پاکستان میں پہلے نمبر کا شہر بن جائیگا۔

لاہور میں گندے پانی کے نکاس کی سکیم آٹھ سال پہلے تیار کی گئی تھی۔ جس کے ماتحت تیس ہزار فٹ لمبی نالیاں تعمیر کرنے کا پروگرام طے ہوا تھا۔ اس کام پر کل خرچ کا اندازہ تیس کروڑ روپے کا تھا۔ اس سکیم کے ماتحت ۲۲ ہزار فٹ لمبی نالیوں کا کام مکمل ہو رہا ہے اس وقت سول رقبہ کے ۷۰ فیصدی حصے کی نالیاں بڑے نظام سے ملحق ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد تمام شہر کی نالیوں کا تعلق ایک ہی بڑے نظام سے قائم ہو جائے گا۔

(ا۔پ)

فلسطین کے یہودیوں کو اسلحہ مہیا کرنیوالے پندرہ فرانسیسیوں کی گرفتاری

پیرس ۱۰ مارچ - پولیس نے یہاں سے ایک اسلحہ خانہ کا پتہ لگایا ہے - یہ تمام اسلحہ فلسطین میں لڑنے والے یہودیوں کی امداد کے لئے اکٹھا کیا جا رہا ہے - اس سلسلہ میں پندرہ اشخاص کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے - مارسیلز کی پولیس نے انکشاف کیا ہے - کہ چار اشخاص یہودی دہشت پسندوں کو فرانس سے منظم طور پر اسلحہ مہیا کر رہے ہیں - (رائیٹر)

یمن میں خانہ جنگی کو بند کرانے کے لئے عرب لیگ کی مساعی

قاہرہ ۱۰ مارچ - عرب لیگ یمن میں سابق امام کے فرزند اکبر امیر سیف الاسلام احمد اور ۶۴ سالہ سردار عبد اللہ الوزیر کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کر رہی ہے اس اقدام میں عرب لیگ کو سلطان ابن سعود کی حمایت حاصل ہے - عرب لیگ کے نمائندوں نے یمن میں گفت و شنید شروع کر دی ہے (رائیٹر)

مغربی یورپ کی مجوزہ یونین کے ساتھ ترکیہ کے تعلقات

لنڈن ۱۰ مارچ - باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ترکیہ کے وزیر خارجہ مسٹر این سردار جمعہ کے روز جب مارشل پلان کانفرنس میں شرکت کے لئے پیرس روانہ ہونگے تو آپ وہاں سے لنڈن بھی جائیں گے - اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملاقات کر کے مجوزہ مغربی یورپی یونین کے ساتھ ترکی کے تعلقات کے بارے میں گفت و شنید کریں گے (رائیٹر)

یونائیٹڈ پبلشرز کی طرف سے وزیر اعظم مغربی پنجاب کا استقبال

لاہور ۱۰ مارچ - آج محترم خان افتخار حسین خان وزیر اعظم مغربی پنجاب کا یونائیٹڈ پبلشرز کی طرف سے مسلم ماڈل سکول میں شاندار استقبال کیا گیا - راجہ غضنفر علیخاں وزیر پناہ گزیناں - شیخ کرامت علی وزیر تعلیم اور دیگر معززین بھی موجود تھے - راجہ غضنفر علی خاں نے اپنی مختصر سی تقریر میں یونائیٹڈ پبلشرز کو اعلیٰ پایہ کی کتابیں شائع کر کے اردو زبان کو ترقی دینے پر مبارکباد پیش کی - آپ نے موجودہ تعلیمی کورس میں تبدیلی کرنے بچوں میں حب الوطنی اور قوم پروری کی روح بھرنے کی اہمیت بیان کی (اے - پی - آئی)

اکالی لیڈر پنتھ کی سالمیت کو برقرار رکھنے پر مصر ہیں

شملہ ۱۰ مارچ - اکالی پارٹی اور کانگریس کے تعلقات کے مستقبل پر غور و خوض کرنے کے لئے آجکل شملہ میں اکالی لیڈروں کی ایک اہم کانفرنس ہو رہی ہے - اس مسئلہ پر نہایت آزادانہ طور پر بحث ہوئی - اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے حالیہ واقعات پر بھی غور کیا گیا - کانگریس کے اجلاس کے بعد ایک پنتھک لیڈر نے بتایا کہ تمام لیڈر بلا استثناء اس بات پر متفق ہیں - کہ پنتھ کی سالمیت اور انفرادیت کو برقرار رکھا جائے - ان مذاکرات میں حصہ لینے والوں میں سردار بلدیو سنگھ ماسٹر تارا سنگھ - سردار سورن سنگھ - جتھیدار اودھم سنگھ ناگو کے اور بابا ہری کشن سنگھ شامل ہیں - بعض اجلاسوں میں گیانی کرتار سنگھ بھی شامل ہوئے - سردار بلدیو سنگھ آج واپس دہلی جا رہے ہیں - انہوں نے مشرقی پنجاب کے گورنر سر چندو لال ترویدی سے بھی ملاقات کی ہے - (ا - پ)

آل پاکستان سٹوڈنٹس کانفرنس کا قیام

لاہور ۱۰ مارچ - مسٹر خورشید احمد اور مسٹر نسیم انور بیگ جو ویسٹ پنجاب سٹوڈنٹس ڈیلیگیشن کے ممبر ہیں - اور جنہوں نے حال ہی میں قائد اعظم محمد علی جناح - مسٹر عبد الرحمن وزیر تعلیم اور سندھ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن سے کراچی میں ملاقات کی ہے - ایک مشترکہ پریس بیان میں اس ملاقات کو اطمینان بخش کہا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے تعلیمی اداروں اور تعلیمی کورس میں از سر نو ترتیب دینے پر زور دیا - اس کے علاوہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے جملہ طلباء میں یگانگت کی روح پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا - نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ علم صنعت سازی کے لئے طلباء کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں - آل پاکستان سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کی تنظیم آئندہ کے لئے تعمیری پروگرام تیار کرنے کی غرض سے لاہور میں ہوگی - (ا - پ)

بقیہ صفحہ اول

اور ۱۹۴۲ء کے بجری ٹیکس ایکٹ میں ترمیم کرانے کا مطالبہ کیا گیا تھا - منظور ہو گیا -

ملک فیروز خاں نون مسٹر چندریگر کی قرارداد کہ مزید ایک سال کے لئے کنٹرول بحال رکھا جائے ہر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے روئی اور کپڑے کے کنٹرول کی سخت مذمت کی - آپ نے حکومت پاکستان کے محکمہ تجارت کے نقائص کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ محکمہ اپنے گوناگوں نقائص کی وجہ سے سخت بدنام ہو چکا ہے - اور جس قدر گند اس محکمہ میں پیدا ہو چکا ہے - شاید ہی کسی دوسری جگہ دیکھنے میں آئے - میں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جلدی ہو سکے - اس محکمہ کے نقائص کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے -

ایوان نے کنٹرول کی موجودہ حالت پر سخت مایوسی ظاہر کی - اسے چور بازاری کے پنپنے اور غریبوں کی مصائب میں اضافہ اور بیشتر دوسرے نقائص کا موجب قرار دیا گیا - مسٹر چٹو پادیہ (کانگرس) نے کہا کہ کنٹرول کو بہت جلد ختم کر دینا چاہیئے - اس سے رشوت ستانی اور بہت سے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں -

مسٹر ڈی دین دت (مشرقی بنگال) نے کہا - کہ حکومت کنٹرول میں یعنی اشیاء کی صحیح تقسیم کے معاملہ میں سخت ناکام ہو گئی ہے - حقیقت یہ ہے کہ رشوت ستانی اور دیگر عیوب کا نام کنٹرول ہے - اس کے بعد مسٹر سراج الحق (مشرقی بنگال) نے بنگلہ میں تقریر کرنی چاہی - مگر آپ کو روک دیا گیا - اس پر آپ نے انگریزی میں بیان کیا - کہ کنٹرول کی وجہ سے امراء میں اشیاء خوردنی بڑی آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں - غرباء کی حالت کا اندازہ نہیں کر سکتے - مسٹر عبد اللہ ملی محمود نے کہا کہ عوام کنٹرول کے خلاف ہیں -

مسٹر چندریگر نے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان ایکدن کے لئے بھی کنٹرول کو قائم رکھنے کی روادار نہیں - اور وہ چاہتی ہے - کہ جلد سے جلد اسے ختم کر دے - چنانچہ ایک حکومت نے صوبوں کے نمائندگان کی ایک کانفرنس طلب کرنے کی تجویز کی ہے - وہ ہر ایک چیز پر الگ الگ بحث کر سکیں (ا - پ)

بقیہ صفحہ اول

ہے امن کونسل کے بعض اراکین کی طرف سے مسئلہ کشمیر کا ایک نیا حل پیش کیا جانے والا ہے - ان ممبران کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ حملہ آوروں کو پاکستان کی طرف سے غیر سرکاری مدد پہنچتی رہی ہے - اس لئے ضروری ہے - کہ پاکستان سے درخواست کی جائے - کہ وہ اس قسم کی مدد کو روکنے کے لئے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کام میں لائے - ساتھ ہی یہ تجویز بھی پیش کی جائے گی کہ شیخ عبد اللہ کی حکومت میں توسیع کر دی جائے - اور یقین دلا دیا جائے - کہ استصواب رائے کے دوران میں ہندوستانی فوجوں سے پولیس کا کام نہیں لیا جائیگا (رائیٹر)

حیدر آباد کے متعلق ایک غلط خبر کی تردید

حیدر آباد ۱۰ مارچ - لکھنؤ کے ایک روزانہ اردو اخبار نے حیدر آباد سٹیٹ کانگرس کی طرف سے بھیجی ہوئی رپورٹ شائع کی ہے - جس میں بیان کیا گیا ہے - کہ اتحاد المسلمین کے رضاکاروں نے ریاستی فوج کی مدد سے ورنگل ضلع کے پچاس دیہات کو جلا دیا ہے - ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے اس رپورٹ کو سراسر غلط قرار دیتے ہوئے کہا ہے - کہ یہ رپورٹ بھی حیدر آباد کو بدنام کرنے کی مہم کا ایک حصہ ہے - (اورینٹ)

حیدر آباد کی سرحد پر حملے

حیدر آباد ۱۰ مارچ - حیدر آباد سے آمدہ ایک رپورٹ مظہر ہے - کہ ارد گرد کے ہندوستانی علاقوں سے کانگرس اور اشتراکی جدید ساخت کے آلات حرب سے مسلح ہو کر ریاست کے سرحدی دیہات پر لگاتار حملے کر رہے ہیں ۲۶ فروری کو تقریباً ایک سو کانگرسیوں نے جو آلات جدید سے مسلح تھے ہندوستانی علاقہ سے آکر ضلع گلبرگہ کے ایک گاؤں میں سوئے ہوئے تین مسلمانوں کو شدید طور پر زخمی کیا - اس پر بھی ان کو صبر نہ آیا - ان کے گھروں کو لوٹنا شروع کیا - اور ان کی عورتوں کو ایذا دی - لوٹ مار کے بعد گھروں کو آگ لگا دی - (اورینٹ)

دریائے راوی میں ایک فٹ پانی چڑھ گیا

لاہور ۱۰ مارچ گذشتہ پانچ دن میں ایک انچ بارش ہونیکی وجہ سے دریائے راوی میں ایک فٹ پانی چڑھ گیا ہے - سیلاب کی اطلاع سنکر سپرنٹنڈنٹ انجنیر اور بعض دیگر افسر سطح آب کی بلندی دیکھنے کے لئے مشاہدہ برج پر گئے - (اے - پی - آئی)

مستقبل قریب میں ترکی میں پٹرول کی روزانہ مقدار ۲۰۰ ٹن تک پہونچ جائیگی

استنبول ۹ مارچ - استنبول کے متعدد اخباروں میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے - کہ علاقہ اناطولیہ کے ضلع رامن میں حاصل ہونے والے پٹرول کی مقدار ۱۰۰ ٹن روزانہ تک پہونچ گئی ہے - اخباروں میں جو اندازہ شائع ہوا ہے - اس کے مطابق مستقبل قریب میں یہ مقدار ۲۰۰ ٹن روزانہ تک پہونچ جائیگی - ترکی میں پٹرول کی ریسرچ کے سلسلہ میں پہلی بار یہ نتائج بر آمد ہوئے ہیں - یہ ریسرچ ترکی میں ۱۰ سال سے زیادہ عرصہ سے جاری تھی - جنوب مشرقی علاقہ میں کئی اور مقامات پر بھی کھدائی ہو رہی ہے - جن میں ضلع اورنہ بھی شامل ہے - تھریس کے متعلق بھی کافی امیدیں وابستہ ہیں - وہاں حکومت ترکیہ کی جانب سے کام کرنے والے امریکی ماہروں کو جلد ہی تیل کے بڑے ذخائر تک پہونچ جانے کی توقع ہے - (استار)

سوڈان کی مشاورتی کونسل نے برطانوی تجاویز منظور کر لیں

برطانیہ اور مصر کے تعلقات کے مزید خراب ہونے کا امکان

قاہرہ ۱۰ مارچ - شمالی سوڈان کی مشاورتی کونسل نے سوڈان میں لیجسلیٹو اسمبلی اور ایگزیکٹو کونسل کے قیام کی برطانوی تجاویز کو منظور کر لیا ہے - مبصرین کا خیال ہے کہ اس کی وجہ سے مصر اور برطانیہ کے باہمی تعلقات اور زیادہ خراب ہو جائینگے - مصر اس تجویز کو پہلے ہی رد کر چکا ہے - یہاں سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ مصر کو سوڈان کا معاملہ سلامتی کونسل میں پھر اٹھانا چاہیئے - اگرچہ گذشتہ اگست سے اب تک باوجود درخواست کرنے کے امن کونسل نے اس مسئلہ پر غور نہیں کیا ہے - مصری سینیٹ آجکل سوڈان کی حکومت کے بارے میں ایک نئی تجویز پر غور کر رہی ہے - (رائیٹر)

— لنڈن ۹ مارچ - عراق کے وزیر خارجہ مسٹر پشاشی نے کل استار سے ایک انٹرویو میں کہا کہ حقائق نے تقسیم فلسطین کی شرانگیزی کو ثابت کر دیا ہے - جو جرم صیہونیوں کو اسلحہ دے کر رہے ہیں وہ خود بھی برابر کے مجرم ہیں - (استار)